✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

کیا نظرِ بد حقیقت ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَاِنۡ یَّکَادُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَیُزۡلِقُوۡنَکَ بِاَبۡصَارِہِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکۡرَ وَیَقُوۡلُوۡنَ اِنَّہٗ لَمَجۡنُوۡنٌ (القلم:52)

یقیناً کفار سے بعید نہیں کہ جب وہ ذکر سنتے ہیں تو وہ تجھے اپنی نظروں (کے قہر) کے ذریعہ گرانے کی کوشش کریں اور وہ کہتے ہیں یہ تو یقیناً ایک دیوانہ ہے۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

معزز سامعین! مجھے آج نظرِ بد کی حقیقت پر گفتگو کرنی ہے۔

نظرِ بد جسے زخمِ چشم یا نظر لگنا اور عربی میں "العین" بھی کہا جاتا ہے۔ نظر لگنے کا تصور زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور آج کے دور میں بھی اِس پر یقین کیا جاتا ہے۔ اگر انسان کسی دوسرے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرے تو نیک خواہش کا مثبت اثر دوسرے پر ہوتا ہے، اِسی طرح بُری خواہش، یعنی حسد وغیرہ کے منفی اثرات بھی شدّت سے دوسروں پر مرتّب ہوتے ہیں۔ کوئی شخص کسی چیز کو بہت اچھا سمجھتا ہے اور پھر اُس کا نفس اُس سے حسد کرنے لگتا ہے اُس حسد کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ سورۃ الفلق پڑھتے رہنا چاہیے کیونکہ اُس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (الفلق:6) یعنی حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلۡعَیۡنُ حَقٌّ

(صحیح البخاری، کتاب الطب، حدیث:5740)

یعنی نظر کا لگنا برحق ہے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مَیں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بنو جعفر (طیار رضی اللہ عنہ کے بچوں) کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا مَیں ان کو دم کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعَمۡ، وَلَوۡ کَانَ شَیۡءٌ یَسۡبِقُ الۡقَدَرَ لَسَبَقَتۡهُ الۡعَیۡنُ

(السنن الکبری للبیہقی:9/348)

ہاں! اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کے (علاج کے) لیے دم کی اجازت دی ہے۔

(صحیح مسلم:2196)

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر بد لگ جانے پر دم کرنے کا حکم دیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، حدیث:3512)

جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

(صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی)

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ مَیں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، مَیں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔
حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن و حسین علیہما السلام کو اس دُعا سے دم کرتے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کے لئے انہی الفاظ میں الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے:
أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

(بخاری کتاب الانبیاء باب النسلان فی المشی)

یعنی مَیں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں موذی شیطان اور جانور سے اور ہر نظر بد سے۔
حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ایک ساتھی پر نظر کا اثر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دُعا سے وہ اچھے ہو گئے:
اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 447)

اے اللہ! اس سے ہر قسم کا بد اثر گرم و سرد زائل کر دے اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔
ابن ماجہ میں ہے کہ سہیل بن حنیفؓ صحابی رسولؐ کو ان کے کسی ساتھی کی نظر لگی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ رسول اکرمؐ کو خبر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے یعنی نظر لگاتا ہے جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی کسی ایسی چیز کو دیکھے اور وہ اُس کو اچھی لگے تو اُس کو چاہیے کہ اُس کے لئے برکت کی دعا کرے۔"

(سنن ابن ماجہ، الطب، حدیث:3509)

عمرو بن سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سوتے وقت پڑھنے کے لئے کچھ دعائیں سکھاتے تھے اِن میں شیطانی وساوس سے بچنے کی یہ دعا بھی شامل تھی۔
رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ (المؤمنون:98-99)
اے میرے رب! مَیں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! مَیں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے سامنے آئیں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 94)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”جس طرح مادی دنیا میں بعض چیزوں کے اثرات پوشیدہ طور پر دوسری چیزوں پر پڑتے ہیں (جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے)، اِسی طرح انسانی روح اور نفس کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقتیں رکھی ہیں جو سامنے والے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جب کوئی حاسد یا شدید تعجّب کی نگاہ سے کسی نعمت، خوبصورت بچے، یا کامیابی کو دیکھتا ہے، تو اس کے نفس سے ایک مخفی زہریلا اثر نکلتا ہے جو اگلے وجود کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔“

آپ علیہ السلام نے خوبصورت بچوں کو نظر سے بچانے کے لیے (نظر بٹو) کی مثال دیتے ہوئے ایک گہرا روحانی نکتہ بیان کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں دیکھتا ہوں کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ میں چلا آتا ہے جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تا کہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے جس سے بدلوگ اس سے دور رہیں اور صرف نیک ہی اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 209-210)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سورۃ الفلق میں لفظ حَاسِدٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

”حاسِدٍ: وہ ہے جو خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شئے ہے وہ اس کو مل جاوے بسا اوقات اس حسد میں اس شخص کو نقصان پہنچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔ لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے۔ معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ **حسد محمود** ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 576)

سامعین! حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ سے ایک لجنہ نے سوال کیا کہ ایک خاتون پوچھ رہی ہیں کہ نظر کا کیا مطلب ہے؟ کہتے ہیں کہ نظر لگ جاتی ہے اس سے کیا مراد ہے یا یہ محاورتاً استعمال ہوتا ہے؟ آپؒ نے فرمایا۔

”ہاں جی! لگ جاتی ہے۔ قرآن کریم نے بتایا نہیں آپ کو کہ نظر سے کیا مراد ہے فرعون کے جادوگروں کی نظر حضرت موسیٰ پر پڑی تھی کہ نہیں کیا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ سمجھیں کہ رسیاں سانپ ہیں واقعتاً اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو جادوگروں کی نظر لگ گئی تھی اور واقعی آپ ڈر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی غالب نظر نے پھر ان کی نظر توڑ دی اور وہ رسیاں پھر رسیاں دکھائی دینے لگی سوٹیاں سوٹیاں نظر آنے لگی۔ نظر تو ہوتی ہے مگر اس کا توڑ دعا ہے۔ نظر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں نیک لوگوں کو نظر سے بچایا جاتا ہے اور جو دعا گو ہیں ان کو نظریں کام نہیں کرتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی یہ واقعہ ہوا تھا کہ ایک شخص جو نظر کا ماہر تھا وہ اس ارادے سے آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد میں جب آپ کھڑے ہوں گے تقریر کے لیے مَیں اپنی نظر کی طاقت سے نچانے لگ جاؤں گا اور جب مَیں نچاؤں گا تو سارے مرید چھوڑ کر بھاگ جائیں گے کہ یہ کس قسم کا نبی ہے ہمارے سامنے رقص کر رہا ہے تو اس ارادے سے گیا تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر چیختا ہوا سیڑھیوں سے بہت تیزی سے اُترا اور بھاگتا ہوا دور نکل گیا کچھ لوگ اس کے پیچھے بھاگے آخر اس کو جالیا اور انہوں نے کہا کہ بتاؤ کہ کیا قصّہ ہوا ہے پھر اس نے بتایا یہ چھپا ہوا تحریری واقعہ ہے مستند بات۔ اُس نے بیان کیا کہ مَیں اس نیّت سے آیا جب مَیں دیکھ رہا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیچھے مجھے ایک یا دو شیروں کی اس نے بات کی اس طرح بپھر رہے تھے مجھ پر جیسے جھپٹ کر کھا جائیں گے اور میری نظر الٹ پڑی مجھ پر اور مَیں اتنا خوفزدہ ہوا کہ مَیں وہاں سے دوڑ پڑا تو اللہ تعالیٰ نظر سے حفاظت کرتا ہے اور اس کے کثرت سے واقعات ملتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی حفاظت فرماتا ہے اپنے پیاروں کی حفاظت فرماتا ہے۔ توہمات میں شرک کا شکار ہو کر آپ گھروں میں مرچیں جلانے لگ جائیں تو نظر سے حفاظت تو نہیں ہو گی لیکن آپ کو نزلہ دائمی ہو جائے گا۔ اچھی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گی۔ کوئی لہسن کے ہار بنا دیتے ہیں، کوئی مرچیں جلوانے لگ جاتے ہیں، کوئی پھونکا پھانکی کرواتے ہیں۔ اس سے نظر کی حفاظت نہیں ہوا کرتی۔ نظر کی حفاظت کا مطلب ہے آپ کے دماغ زیادہ طاقتور اس شخص کے دماغ سے جو آپ کے اوپر اثر ڈال رہا ہے اگر وہ طاقتور نہیں ہے تو مرچیں اس کو طاقتور نہیں کریں گی بلکہ چھینکیں مار مار کر پہلے سے بھی کمزور ہو جائے گا یعنی یہ حقیقت ہے مَیں نے دیکھا ہوا ہے لوگوں کو وہ ایسے چٹکلے کرتے ہیں اس لیے اس کا ایک حل یہ ہے اگر دماغ کی طاقت خدا کی طاقت سے حصّہ پائے گی اور دعا کریں اور قرآنِ کریم میں جو لَا حَوْلَ کا نسخہ دیا ہے اس کو استعمال کریں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب پڑھتے ہیں تو اُس سے آپ کے دماغ میں بھی ایک طاقت پیدا ہوتی ہے کیونکہ

لَاحَوْلَ کا مطلب ہے کوئی خوف نہیں کسی قسم کا مگر اللہ کی اجازت سے اگر اللہ اجازت دے تو خوف کا سوال ہی کوئی نہیں جب اس یقین سے آپ خدا پر توکّل کریں تو دیکھنے والے کی نظر ٹوٹ جائے گی کیونکہ آپ کا تعلق خدا سے اس کی قوّت سے ہو جاتا ہے تو لَاحَوْلَ پڑھنے سے واقعتاً غیر معمولی طاقت نصیب ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ خود اپنا فضل فرما دیتا ہے۔ بعض عورتوں کو اتنا وہم ہوتا ہے کہ بچوں کو جان بوجھ کے بدصورت بنا کر باہر بھیجتی ہیں کہ بچے کی خوبصورتی کو نظر نہ پڑے اور یہ بچہ بچ جائے یہ محض بے وقوفی کی باتیں ہیں ہر ایک کی نظر ان معنوں میں لگتی بھی نہیں ہے۔ نظر عام طور پر وہاں کام کرتی ہے جہاں کوئی شریکہ ہو کوئی بدخُلق انسان یا عورت ہو جو دوسرے کی خوشی نہ دیکھ سکے۔ ایسی عورتیں جب کمینی نظروں سے غصّے کی نظر سے کسی کے پیارے بچے کو دیکھتی ہیں تو بسا اوقات اُس کی صحت گر جاتی ہے اُس اثر کی وجہ سے جو دماغی اثر اس بدعورت کا بدنیّت کے ساتھ دماغی اور اثر معصوم بچے پر پڑتا ہے اور وہ بھی اندر خوفزدہ ہو کر مرجھا سا جاتا ہے۔ اِس کا علاج ایک تو دعا ہے لَاحَوْلَ جیسے مَیں نے پڑھا ہے پڑھ پڑھ کر پھونکیں۔ سورۃ فاتحہ دم کرکے بے شک پلائیں اور پھر جو بیماری کا علاج ہے وہ کریں ایسے بچے بہت سے آتے ہیں جو مائیں سمجھتی ہیں نظر لگی ہے ان کا مَیں علاج کرتا ہوں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے نظر تھی مگر اس بیماری کی وجہ تو کوئی ہے نہ بہرحال جب آپ خدا تعالیٰ کے دیے ہوئے علم سے اس کی شفا کا انتظام کرتے ہیں تو نظر اپنی غائب ہو جائے گی۔“

(سویڈن کی ایک کلاس میں)

بعض ثقافتوں میں ”نظر بد“ کا ایک تصوّر پایا جاتا ہے، جس کے مطابق کوئی شخص حسد یا بدخواہی کی وجہ سے کسی دوسرے پر بُری نظر ڈالتا ہے تاکہ اس کی خوشیوں کو نقصان پہنچے یا اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ کچھ لوگ اس تصوّر پر بہت گہرا یقین رکھتے ہیں اور ہر ممکن طریقے سے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ اسے محض توہم پرستی سمجھتے ہیں۔

سامعین! امریکہ کے ساؤتھ ویسٹ ریجن کے خدام سے ملاقات 17 جنوری 2025ء میں ایک خادم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا۔ جماعت احمدیہ میں نظر لگنا اور حسد کے متعلق کیا تعلیمات ہیں اور ہم اِس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ نظر بد ڈالتے ہیں، معاملہ اتنا سادہ نہیں ہوتا کہ وہ صرف ایک بُری نظر ڈالیں اور فوراً کوئی اثر ہو جائے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اسے نظر بد سے محفوظ رکھے اور حسد رکھنے والوں کے شرّ سے بچائے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حسد کرنے والوں کے شرّ سے محفوظ فرمائے۔

اصل بات یہ ہے کہ حسد کی وجہ سے حسد کرنے والے لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے مختلف تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی طرح منصوبہ بندی کرتے ہیں تاکہ نقصان پہنچا سکیں۔ یہ صرف نظر ڈالنے سے نہیں ہوتا، البتہ جو لوگ نظر بد ڈالتے ہیں، ان کے دلوں میں یقیناً حسد ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ استغفار کریں۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْه) اور یہ دعا پڑھیں: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اللہ کے سوا نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت۔)

اس کے علاوہ اس بات کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں کہ کوئی شخص محض نظر ڈالنے سے کسی کو نقصان پہنچا دے۔ دراصل جب کوئی نظر بد ڈالتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ دل میں حسد رکھتا ہے اور پھر عملی طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان کو اسی چیز سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ورنہ آپ کو یہ خوف نہیں ہونا چاہیے کہ اگر کسی نے نظر لگا دی تو آپ کا چہرہ بگڑ جائے گا، آپ کا قد بڑھنا رک جائے گا، آپ ذہنی توازن کھو بیٹھیں گے یا ذہنی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ نہیں! بعض اوقات لوگ نفسیاتی طور پر دوسروں پر ایسا اثر ڈال دیتے ہیں کہ وہ ان سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ اگر آپ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتے رہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھیں تو آپ محفوظ رہیں گے۔“

جہاں تک حسد کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی آخری سورتوں میں یہ دعا سکھاتا ہے:

”حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعض صورتوں میں ایک خاص قسم کا حسد جائز ہوتا ہے، یعنی ایسا حسد نہیں جو نقصان پہنچانے کے لیے ہو بلکہ ایسا جذبہ کہ انسان کسی کی نیکیوں کو دیکھ کر یہ سوچے کہ مجھے بھی ایسے نیک اعمال کرنے چاہییں۔ یہ دراصل حسد نہیں بلکہ نیکی میں مقابلہ ہے اور دوسرے لفظوں میں رشک کرنا کہتے ہیں۔ بعض لوگ اسے حسد کہتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ مقابلۂ نیکی ہے اور نیکیوں میں مقابلہ کرنا جائز ہے۔ اِسے رشک کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔

سامعین! ہمارے ملک ہندوستان اور پاکستان میں بعض لوگ تعلیم کی کمی کی وجہ سے جادو ٹونے، تعویذ گنڈے، اور بُری نظر کے لگنے پر بہت یقین رکھتے ہیں اور اِس چیز کا فائدہ وہاں کے پیر فقیر اُنہیں بیوقوف بنا کر اٹھاتے ہیں اور بیچارے معصوم سادہ لوگ اُن پیروں کے لیے اپنا سب کچھ لُٹا دیتے ہیں خاص طور خواتین کا رجحان تعویذوں وغیرہ کی طرف بہت ہوتا ہے کہ بچے کو یا کاروبار کو کسی حاسد کی نظر لگی ہے یا کسی نے حسد کی وجہ سے جادو کروا دیا ہے اس لیے فلاں پیر بابا کے پاس جا کر اُن سے دم درود یا تعویذ لینا چاہیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ چونکہ خود طبیب تھے تو اُن کے پاس ایسے بہت سے بیمار لوگ آتے تھے جو پیروں کے نقصان اٹھائے ہوئے ہوتے تھے۔ آپؓ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اِس قسم کے شریر لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ مَیں نے اِس قسم کے لوگوں کی بہت تحقیقات کی ہے اور اس میں مشغول رہا ہوں اور طب کی وجہ سے ایسے لوگوں کو بھی میرے پاس آنے کی ضرورت پڑی ہے اور مَیں نے ان لوگوں سے دریافت کیا ہے۔ اِن لوگوں کو خطرناک قسم قسم کے زہر یاد ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے بعض امراض انسان کے لائقِ حال ہو جاتی ہیں۔ وہ زہر یہ لوگ باریک در باریک تدابیر سے خادماؤں یا چوہڑیوں کے ذریعہ سے لوگوں کے گھروں میں دفن کر دیتے ہیں۔ آخر کار ان کے اثر سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ پھر اُن کے چھوڑے ہوئے لوگ مرد اور عورتیں اِن بیماروں کو کہتے ہیں کہ کسی نے تم پر جادو کیا ہے۔ کسی نے تم پر سحر کیا ہے۔ لہٰذا اِس کا علاج فلاں شخص کے پاس ہے۔ آخر مرتا کیا نہ کرتا۔ لوگ اُن کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنی مستورات کے ذریعہ سے چونکہ اور اُن کو علم ہوتا ہے کہ وہ زہر کہاں مدفون ہے اور اُن کے پاس ایک باقاعدہ فہرست ہوتی ہے۔ وہ زہر مدفون نکال کر اُن کو بتاتے ہیں اور اِس طرح سے ان بیماریوں کا اعتقاد اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ پھر اِن لوگوں کو چونکہ ان زہروں کے تریاق بھی یاد ہوتے ہیں۔ اِن کے استعمال سے بعض اوقات تعویذ کے رنگ میں لکھ کر پلوانے سے یا کسی اور ترکیب سے اِن کا استعمال کراتے ہیں اور اُن سے ہزاروں روپے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح سے بعض کو کامیاب اور بعض کو ہلاک کرتے ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 569)

سامعین! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ

کچھ لوگ نظرِ بد اور تعویذ جادو ٹونے وغیرہ پر یقین رکھتے ہیں حضور انور کیا آپ برائے مہربانی فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں گے کہ ہم ان معاملات کا جواب قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں کیسے دے سکتے ہیں اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ ان چیزوں سے متاثر ہے تو ہمیں اس کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بات یہ ہے کہ نظریں لگ جاتی ہیں کوئی ایسی بات نہیں اس لیے محاورہ بھی بنا ہوا ہے۔ چشم بدور کہنا چاہیے اور پھر حدیث میں آیا ہے کہ تم جب چیزوں کو دیکھو مثلاً فصل کو دیکھو زمیندار اگر کہتا ہے کہ یہ دیکھو! میری محنت سے کتنی اچھی فصل ہو گئی اور ایک آندھی آئے، طوفان آئے قرآن شریف میں ذکر آیا ہے نہ تباہ ہو گی تو مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو تم ماشاء اللہ کہتے لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتے ان کو دیکھ کر اپنی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ حدیث میں یہ آیا ہے کہ ماں کی اپنے بچے پر نظر لگ جاتی ہے جب ماں کو یہ خیال آتا ہے کہ مَیں نے اس کی پرورش ایسی کی ہو، یوں کیا ہو اور بچے پر نظر لگ گئی بیمار ہو گیا... ایسے چیز ہوں تو نظر لگتی ہے اور اس کے لیے یہی ہے کہ دعا مانگنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ میں آنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے یہ کہ کچھ حاسد جو ہیں وہ صرف نظر نہیں لگاتے بلکہ حسد کے بعد اپنے کچھ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے ان حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں دعا سکھا دی ہے۔ آخر میں بھی دو سورتوں میں حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ بعض دفعہ بعض لوگوں کی نظر ایسی لگتی ہے کہ سوچ نہیں سکتا ایک بچہ تھا اس کو یوں غور سے دیکھنے کی عادت ہوتی تھی میرے کھانے کی طرف جب مَیں کھانا کھا رہا ہوتا تھا تو وہ اتنی غور سے دیکھتا تھا کہ میرا لقمہ ہاتھ سے گر جاتا تھا تو ایسے واقعات ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی ایسی بات نہیں تو اس میں مَیں نے ایک لمبا جواب لکھ کر بھیجا ہوا ہے میرا خیال ہے الحکم یا کہیں چھپ چکا ہو گا وہاں سے پڑھ لیں کہ نظر کی حیثیت کیا ہے؟ حقیقت کیا ہے؟ قرآن شریف کیا کہتا ہے؟ کس حد تک اس کو ماننے میں کس حد تک جائز ہے اور کس حد تک ناجائز ہے جادو ٹونے جو ہوتے ہیں وہ بعض لوگوں کی ایسے عمل جو کم پڑھے لکھے لوگ ہیں نا ان کو ڈرانے کے لیے کر لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بھی اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس طرح کرتے ہیں اور بعض دفعہ جا کے انہوں نے اپنے ایجنٹ رکھے ہوتے ہیں گھروں میں بعض چیزیں چُھپا آتے ہیں پھر کہتے ہیں ٹونا ہو گیا ہے تمہارے اوپر پھر اس کے بعد اس پیر اُن کے ہاں جاتا ہے وہ پیر صاحب کہتے ہیں اچھا تمہارے گھر کے صحن میں فلاں کونے میں فلاں چیز دبی ہوئی ہے اس کو نکال دو تو ختم ہو جائے گا جادو تو وہ ختم ہو جاتا ہے اس طرح غلام رسول راجیکی صاحب کے بارے میں بھی آتا ہے کہ لوگ کہتے تھے کہ جن نے کسی پر قبضہ کر لیا یا جادو ہو گیا تو انہوں نے اس کو دعا دی تو ایک دم برتن نیچے گر گئے۔“

(This week with Huzoor 15 May 2026)

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ کسی کی نظر لگ گئی یا مظلوم کی بد دعا سے کوئی پریشانی یا تکلیف پہنچی ہے تو کیا یہ سوچ شرک کے زُمرہ میں تو نہیں آتی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 07 مارچ 2018ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

’’نظر لگنے یا مظلوم کی بد دعا کے اثر ہونے کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ دونوں باتوں میں نتیجہ خدا تعالیٰ کی ذات نکالتی ہے نہ کہ نظر ڈالنے والا یا مظلوم خود کچھ کرتا ہے۔ نظر ڈالنے والے کی طرف سے تو صرف ایک غیر ارادی خواہش کا اظہار ہوتا ہے یا مظلوم کی درد سے ایک آہ اُٹھتی ہے جسے خدا تعالیٰ قبول کر کے نتیجہ مترتب فرماتا ہے، لہٰذا ہر دو معاملات کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں خصوصاً جبکہ دونوں باتیں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ: اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ (صحیح بخاری کتاب المظالم والغصب)

یعنی مظلوم کی بد دعا سے ڈرو اس لئے کہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ (صحیح بخاری کتاب الطب) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگ جانا حق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گدوانے سے منع فرمایا۔‘‘

(بنیادی مسائل کے جوابات جلد اوّل صفحہ 549)

مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو شیاطین اور سرکش جنّ وانس سے محفوظ رکھے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان، اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ، توکّل علی اللہ، اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگی گئی دعاؤں کا سہارا لے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حفاظتی دعائیں پڑھے، سورت الفلق اور سورت الناس کثرت سے پڑھے، سورت اخلاص، سورت فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرتے رہا کرے۔ ذاتی تحفّظ کے لیے تقریر کے آخر حضرتِ نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حوالہ دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے بتا دیتا ہوں۔ اُن میں سے کچھ یہ ہیں:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

یعنی: مَیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں، اللہ کی مخلوقات کے شر سے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

(صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، حدیث: 3371)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ

یعنی: مَیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے غضب سے، اللہ کی سزا سے، اللہ کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے پاگل پن سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ کثرت سے پڑھیں:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (التوبہ: 30)

ترجمہ: مجھے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، مَیں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حاسدوں کی بُری نظر سے بچائے رکھے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بقعۃ النور عمران۔ جرمنی)

✿✿✿✿